[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R

از عدالت عظمی

استیٹ آف پنجاب اور دیگران

بنام

میسر سرنڈر کمار اینڈ کو اور دیگران

11 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

مجموع ضابطہ دیوانی، :1908 دفعہ 11 – امر فیصل شدہ۔

پنجاب ایکسائز ایکٹ، :1914

مدعا علیہ کو بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی فروخت کے لیے لائسنس دیا گیا – کاروبار کرنے میں بے ضابطگیوں کے لیے لائسنس منسوخ کر دیا گیا – منسوخی کو چیلنج کرنے والی تحریر – وزیر محصول اور ٹیکسیشن نے اپنے خلاف بدنیتی کا الزام لگایا – عدالت عالیہ نے میرٹ میں جانے کے بغیر مدعا علیہ کو ایکسائز ایکٹ کے تحت اپیل کا متبادل علاج حاصل کرنے کی ہدایت کی – اپیل پر اپیلٹ اتھارٹی نے برقرار رکھا کہ مدعا علیہان نے غیر قانونی کام کیا ہے لیکن لائسنس منسوخ کرنے کے بجائے اسے مناسب محسوس کیا، لائسنس کی منسوخی سے لے کر عرضی درخواست دائر کرنے اور عدالت عالیہ کی طرف سے روک لگانے تک کی مدت کو جرمانے کے اقدام کے طور پر ٹھوس معطلی کی مدت کے طور پر سمجھنا – دوسرا بیچ اپیلٹ اتھارٹی کے حکم کے خلاف دائر عرضی درخواستیوں میں سے – عدالت عالیہ نے حکم کو کالعدم قرار دیا اور وزیر کے خلاف مبینہ بدنیتی کی بنیاد پر معاملے کا نئے سرے سے فیصلہ کرنے کے لیے کیس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کمشنر کو بھیج دیا – عدالت عظمی کے سامنے پیش کی گئی اپیل – عرضی درخواست کے دوسرے بیچ میں وزیر کو فریق نہیں بنایا گیا تھا – عدالت عالیہ بدنیتی کے سوال میں نہیں جا سکتی تھی – قانونی چارہ جوئی کے پہلے دور میں جب عدالت عالیہ بدنیتی کے سوال میں نہیں گئی تھی، حالانکہ وزیر کو فریق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، اس نے اسے معاف کر دیا تھا۔ میرٹ پر نمٹانے کا معاملہ – ظاہر ہے، سی پی سی کے دفعہ 11 میں استعمال ہونے والے الفاظ "ہو سکتا ہے اور ہونا چاہیے" راستے میں حائل ہیں اور اس لیے، یہ بعد میں وہی سوال اٹھانے کے لیے امر فیصل شدہ چلاتا ہے – عدالت عالیہ اس سوال میں نہیں جا سکتی تھی، اپیلٹ اتھارٹی کو اس سوال میں جانے کی ہدایت دینے سے بہت کم۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 16976 – 78۔

1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر آئی ڈی 2 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ آئی ڈی 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے پی پی راؤ اور منوج سوروپ

جواب دہندگان کے لیے رتھن داس اور گورو بنرجی

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ کے 29 مئی 1996 کے سی ڈبلیو پی نمبر 18522–18524 / 95 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔ جواب دہندگان کو لدھیانہ میں بھارتیہ ساختہ شراب فروخت کرنے کا پٹے کا حق حاصل تھا۔ انہوں نے خوردہ میں بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کے ایل– 2 اور ایل– 14 لائسنس کے تحت فروخت کرنے کے لیے 44 جگہوں پر دکانیں تلاش کی تھیں۔ ان کے پاس مالی سال 1 اپریل 1995 سے 31 مارچ 1996 تک کا لائسنس تھا۔ محکمہ ایکسائز کے عہدیداروں نے معائنہ کرنے پر کاروبار کرنے اور خوردہ میں بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی فروخت میں ہونے والی کچھ غیر قانونیوں یا بے ضابطگیوں کو نوٹ کیا تھا۔ اس کی وجہ سے، 21 اگست 1995 کی کارروائی کے ذریعے، مجاز افسر نے جواب دہندگان کو دیا گیا لائسنس منسوخ کر دیا۔ منسوخی کے حکم سے ناراض محسوس کرتے ہوئے، جواب دہندگان نے سی ڈبلیو پی نمبر 12543، 12546 اور 12547 / 1995 دائر کیا۔ اس میں، مدعا علیہان نے وزیر محصول اور ٹیکسیشن سمشر سنگھ ڈولو کو مدعا علیہان میں سے ایک کے طور پر مدعا علیہان کو دیے گئے لائسنس کی منسوخی میں بدنیتی کا الزام لگاتے ہوئے شامل کیا۔ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ نے 15 ستمبر 1995 کے حکم کے ذریعے تحریری درخواست کی اجازت دی اور اس معاملے کو اپیلٹ اتھارٹی کو بھیج دیا کہ وہ اپیل پیش کرنے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر اپیل کا فیصلہ کرے کیونکہ مدعا علیہان کے پاس پنجاب ایکسائز ایکٹ، 1914 (مختصر طور پر ایکٹ) کے تحت فراہم کردہ اپیل کا متبادل علاج تھا۔ حکم نامہ اس طرح ہے :

تسلیم شدہ طور پر وہ مدعا علیہ وزیر جس کے خلاف بدنیتی کے الزامات لگائے گئے ہیں اب وزیر نہیں رہے۔ درخواست گزار کو متنازعہ حکم کے خلاف اپیل کا متبادل علاج مل گیا ہے۔ درخواست گزار کو متبادل علاج پر بھیج دیا جاتا ہے۔ جواب دہندگان اپیل دائر کرنے کی حد کے حوالے سے کوئی اعتراض نہ اٹھانے کا عہد کرتے ہیں اگر یہ ایک ہفتے کے اندر دائر کیا جاتا ہے۔ درخواست گزار اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے اعتراض شدہ حکم کے عمل پر روک لگانے کے لیے درخواست دے سکتا ہے اور اپیلٹ اتھارٹی اس پر غور کرے گی۔ اپیلٹ اتھارٹی کو مزید ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپیل پیش کرنے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر اپیل کا فیصلہ کرے۔ اس کے پیش نظر، عرضی درخواست کو نمٹا دیا جاتا ہے۔"

اپیل دائر کرنے پر، اپیلٹ اتھارٹی نے یہ برقرار رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہان نے ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کاروبار کرنے میں غیر قانونی اور بے ضابطگیوں کا ارتکاب کیا ہے، لائسنس کو منسوخ کرنے کے بجائے،

لائسنس کی منسوخی سے لے کر رٹ درخواستیں دائر کرنے اور عدالت عالیہ کی طرف سے روک لگانے تک کی مدت کو جرمانے کی پیمائش کے طور پر ٹھوس معطلی کی مدت کے طور پر سمجھنا مناسب سمجھا۔ اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ حکم سے ناراضگی محسوس کرتے ہوئے، موجودہ عرضی درخواست دائر کی گئیں۔ عدالت عالیہ کے دونفری بنچ نے متنازعہ حکم میں حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے معاملے کو محصول اور ٹیکسیشن کمشنر کو بھیج دیا تاکہ وزیر کے خلاف مبینہ بدنیتی کی بنیاد پر معاملے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ عرضی درخواستوں کے بیچ میں، تسلیم شدہ طور پر، وزیر کو نامہ نگار بنایا گیا اور ان کے خلاف بدنیتی کے الزامات لگائے گئے۔ عدالت عالیہ نے ان سوالات کا فیصلہ نہیں کیا۔ دوسری طرف، حکم کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت عالیہ نے اس کے بجائے جواب دہندگان کو اپیلٹ اتھارٹی کے سامنے اپیل کا متبادل علاج حاصل کرنے کی ہدایت کی اور اپیلٹ اتھارٹی کو ہدایت کی گئی کہ وہ معاملے کی خوبیوں پر غور کرے اور قانون کے مطابق اس کا فیصلہ کرے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اپیلٹ اتھارٹی نے خوبیوں پر غور کرتے ہوئے پایا کہ جواب دہندگان نے بھارتیہ ساختہ غیر ملکی شراب کی فروخت کے کاروبار کو چلانے میں غیر قانونی اور بے ضابطگیوں کا ارتکاب کیا۔ تاہم جرمانہ عائد کرنے کے معاملے میں اپیلٹ اتھارٹی نے لائسنس منسوخ کرنے کے بجائے 22 اگست 1995 سے 22 ستمبر 1995 تک کی مدت کو محدود کرنا مناسب محسوس کیا تھا، جس تاریخ کو عدالت عالیہ نے منسوخی کے حکم کے عمل کی عبوری معطلی کو "معطل" قرار دیا تھا۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ تحریری درخواست کے دوسرے بیچ میں وزیر کو فریق نہیں بنایا گیا تھا۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ عدالت عالیہ بدنیتی سے نہیں چل سکتی تھی اور وہ بدنیتی کے سوال پر میرٹ کی بنیاد پر معاملے کا فیصلہ نہیں کرے گی۔ ایسی صورت حال میں ڈویژن بنچ اپیلٹ اتھارٹی کو بدنیتی کے سوال پر جانے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ قانونی چارہ جوئی کے پہلے دور میں جب عدالت عالیہ بدنیتی کے سوال میں نہیں گئی تھی، حالانکہ وزیر کو ایک فریق کے طور پر شامل کیا گیا تھا، اس نے معاملے کو میرٹ پر نمٹانے کے لیے بھیج دیا تھا۔ ظاہر ہے، سی۔ پی۔ سی کے دفعہ 11 میں استعمال ہونے والے الفاظ" ہوسکتا ہے اور ہونا چاہیے" راستے میں رکاوٹ ہیں اور اس لیے، یہ موجودہ رٹ درخواستوں میں ایک ہی سوال اٹھانے کے لیے عدالتی حکم کے طور پر کام کرتا ہے۔ عدالت عالیہ اس سوال میں نہیں جا سکتی تھی، اپیلٹ اتھارٹی یعنی محصول اور ٹیکسیشن کمشنر کو اس سوال میں جانے کی ہدایت دینے سے بہت کم۔

جواب دہندگان کے وکیل شری رتھن داس کا کہنا ہے کہ جواب دہندگان قابل کوئی سنگین بے ضابطگیاں یا غیر قانونی کام نہیں کیا ہے جس کی وجہ سے اپیلٹ اتھارٹی کی طرف سے مذکور مدت کے لیے لائسنس کی معطلی بھی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے اس سوال پر دونفری بنچ نے غور نہیں کیا اور نہ ہی اس نے اس پر کوئی نتیجہ اخذ کیا تھا۔ جواب دہندگان کی طرف سے کوئی اپیل دائر نہیں کی جاتی ہے۔ ان حالات میں ہم اس سوال میں نہیں جا سکتے۔ اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ دونفری بنچ کا نظریہ واضح طور پر غیر مستحکم ہے۔

اس کے مطابق اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے اور تحریری درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

اپیلوں کی منظوری دی گئی اور درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document